اذانِ کعبہ

قاضی اطہر مبارکپوریؒ

تقدیم

(علامہ انور صابری)

قاضی اطہر مبارک پوری ہندوستان کے ان ممتاز اربابِ علم میں شمار ہوتے ہیں، جن کے لفظوں میں معانی کے ہزاروں بیش قیمت خزانے پنہاں ہوں۔

میں انھیں تقریباً دس پندرہ سال سے جانتا ہوں۔ ان کی صورت مولوی کی ہے، نگاہ عاشق کی، دل دُرویش کا اور دماغ فلسفی کا ہے۔ ان عناصرِ حیات کے مجموعہ کا نام ہے ''اطہر قاضی''۔

زیرِ نظر مجموعہ کو میں نے بغور پڑھا وہ ایک خالص خشک موضوع سے متعلق ہے۔ مگر قاضی صاحب کی رنگیں طبیعت اور حسین مزاج نے اس کے لیے بھی رنگیں الفاظ اور حسین اندازِ بیان تلاش کر ہی لیا۔ بعض مقامات پر کچھ ایسی لغزشیں بھی ہوگئی ہیں، جو نہ ہوتیں تو عصمتِ نظم مجروح ہوجاتی۔

مذہبی نظم میں غزل کا مزاج شامل کرنا غلطی بھی ہے اور بہترین خوبی بھی، اب یہ فیصلہ میں آپ کے ذوقِ نظر پر چھوڑتا ہوں کہ اس قسم کی لغزش کا صحیح مقام نظم میں معلوم کریں اور یہ بھی بتائیں کہ آپ اسے لغزش سمجھتے ہیں یا خوبی؟

میرا ذِمّہ ہے کہ جن جن مذہبی حلقوں میں یہ نظم پہنچے گی، وہاں خدمتِ مومن کے جذبات یقیناً بیدار ہوں گے اور تعمیرِ مساجد سے گزر کر شعورِ بندگی کی حقیقی تعمیر کا تصور بھی عمل آشنا ہوسکے گا۔

(علامہ) انور صابری

بمبئی ۱۷/مارچ ۱۹۵۴ء

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدهٗ و نصلی علیٰ رسوله الکریم

اس مجموعہ میں وہ تمام اشعار جمع کر دیے گئے ہیں، جو حضرت الاستاذ المرحوم مولانا شکراللہ صاحب مبارک پوری کے زیرِ سایہ کہے گئے اور جن کی وجہ سے مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کی جدید جامع مسجد اور عیدگاہ کے لیے لاکھوں روپے وصول ہوئے۔

مولانا مرحوم فقیرانہ بھیس میں اپنے ہمراہیوں کا مجمع لے کر جھنڈے کے ساتھ مسلمانوں کے دروازوں پر صدا لگاتے تھے اور ان اشعار کو پڑھواتے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس دور میں خدا نے مجھے کون سی طاقت عطا فرمائی تھی کہ برجستہ، برمحل اور بروقت یہ اشعار خود بخود نکلتے تھے۔ ایک ایک دن میں کئی کئی نظمیں ہو جاتی تھیں۔ پھر مولانا مرحوم کے وصال کے بعد ان کے تعمیری کاموں کی تکمیل کے لیے ہم نے ان ہی کی راہ اختیار کی۔

یہ نظمیں چاہے فنی اعتبار سے کیسی ہوں مگر اخلاص و ایثار اور دیانت و روحانیت کے لحاظ سے بہت کامیاب ہیں۔ ایک ایک نظم پر مسلمانوں نے پانچ پانچ ہزار اور دس دس ہزار کی رقم مسجد کے لیے عطا کی ہے۔ اور یہ چیز ان نظموں کی قبولیت کی کھلی دلیل ہے۔

یہ نظمیں ضلع اور دوسرے مقامات پر مسجدوں کی تعمیر کے موقع پر اکثر و بیشتر کام آئی ہیں اور ان کی نقل متعدد جگہوں پر جا چکی ہے۔ یہ چیز بھی ان کی قبولیت کی کھلی دلیل ہے۔ چوں کہ اس سلسلہ کے مجرّب اور آزمودہ نسخے پہلے سے میرے پاس محفوظ تھے، اس لیے میں نے ان ہی جانے پہچانے اور کامیاب اشعار کو یکجا نقل کر دیا ہے اور اس میں ان تمام نظموں کو لکھ دیا ہے جو مسجدوں کی تعمیر میں خاص طور سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے فائدہ پہنچائے اور مساجد کے بانیوں کی طرح ان اشعار کے کہنے والے کو بھی "مُعَمِّرِین مساجد اللہ" کی صف میں جگہ دے۔ آمین

۲۶؍رجب ۱۳۷۱ھ — قاضی اطہر مبارک پوری

۲۲؍اپریل ۱۹۵۲ء سہ شنبہ — اسسٹنٹ اڈیٹر روزنامہ "انقلاب"، بمبئی

اذانِ کعبہ

وہ شکراللہ جو گرتے ہوئے کو تھام لیتا تھا
وہ شکراللہ عزمِ خاص سے جو کام لیتا تھا
وہ شکراللہ نامِ حق جو صبح و شام لیتا تھا
وہ شکراللہ جو مسجد کا ہنس کر نام لیتا تھا
مسلمانو! اُسی مردِ خدا کا کام کرنا ہے
بنائے مسجد جامع کا اب اتمام کرنا ہے[۱]

ضرورت ہے کہ دینِ مصطفیٰ کا نام روشن ہو
ضرورت ہے کتابِ رہنما کا نام روشن ہو
ضرورت ہے عتیقِ با صفا کا نام روشن ہو
ضرورت ہے شہیدِ کربلا کا نام روشن ہو
خدا کی راہ میں مردِ مسلماں کام آجائے
تمنا ہو کہ پہلی صف میں اپنا نام آجائے

۱ مولانا کی بیاض جو انھیں کے قلم سے "اذانِ کعبہ" کے نام سے مرتب ہوئی ہے اس میں یہ بند شامل نہیں ہے، مگر قاری انوار الحق مبارک پوری مرحوم متوفی ۷؍جنوری ۲۰۰۱ء کی بیاض میں یہ بند موجود ہے۔ قاضی صاحب نے بعد میں نقل تیار کرتے وقت اس بند کو وقتی چیز سمجھ کر قلم انداز کر دیا ہوگا، مولانا شکراللہ مبارک پوری کے نام کی وجہ سے اس بند کی ایک تاریخی حیثیت بھی ہے۔ اس لیے قاضی صاحب کی شعری یادگار کے طور پر اس کو شامل کیا جا رہا ہے۔ (مرتب)

خدا کا گھر بنائے بندۂ نادار قسمت ہے
خدا کا کام ہم سے ہو تو پُر انوار قسمت ہے
مسلماں جاگ اب تو بھی، تری بیدار قسمت ہے
جہانِ سرد میں یہ گرمیِ بازار قسمت ہے
مسلماں ایسے نادر وقت میں دل کھول دیتا ہے
خدا پیسوں کے بدلے آج جنت مول دیتا ہے

ہمیں درکار ہیں پھر ساقیِ کوثر کے دیوانے
سنیں جو کان رکھ کر محفلِ ملت کے افسانے
ہمیں درکار ہیں شمعِ شہ بطحا کے پروانے
جنھیں اپنا بنایا ہے جہاں میں شاہ بطحا نے
دلوں سے کام لو بہرِ خدا اے با صفا لوگو!
وہ دیکھو سامنے خلدِ بریں کا راستا لوگو!

◎

فرشتوں میں جو گائے جارہے ہیں
وہی نغمے سنائے جارہے ہیں

گھٹا چھائی محبت کی دلوں پر
کھلا میخانۂ یثرب کا ہے در
ہے گردش میں مئے عرفاں کا ساغر
پیے جاؤ مسلمانو! برابر
مرے ساقی پلائے جا رہے ہیں

ہے مسجد دیکھ اِسے دیدہ وری سے
خدا ملتا ہے اس جا بے خودی سے
سن اے مسلم! چراغِ عاشقی سے
سجودِ بندگی کی روشنی سے
یہاں جلوے بنائے جا رہے ہیں

ستاروں کی یہ پھیکی روشنی پر
مہ کامل کی ہلکی چاندنی پر
شعاعِ مہر کی جلوہ گری پر
فلک کی بے حقیقت برتری پر
منارے مسکرائے جارہے

گلستاں بن گیا جو"بن" رہا ہے
بنا فردوس جو گلشن رہا ہے
درِ کعبہ کا نقشہ بن رہا ہے
کوئی خیمہ زمیں پر تن رہا ہے
ستوں جنت سے لائے جارہے ہیں

تری نیت میں ہو اخلاص کاری
خدا جانے پھر آئے کب یہ باری
کیے جا اس چمن کی آبیاری
کرم کا سلسلہ رہنے دے جاری
ابھی جذبے تو پائے جارہے ہیں

ہم اس کو اُخروی دولت سمجھ کر
خلیل اللہ کی سنت سمجھ کر
ہم اطہر دین کی شوکت سمجھ کر
جہاں میں قلعۂ ملت سمجھ کر
خدا کا گھر بنائے جارہے ہیں

◎

نظر جب جب اٹھائی جا رہی ہے
جھلک کعبہ کی پائی جا رہی ہے

نظر میں نور پیدا ہو رہا ہے
یہ دل شادِ تمنا ہو رہا ہے
زمیں پر عام چرچا ہو رہا ہے
فلک پر شور برپا ہو رہا ہے
کوئی مسجد بنائی جا رہی ہے

بناؤ مسجد و منبر بناؤ
کماؤ دولتِ عقبیٰ کماؤ
بڑھاؤ دین کی شوکت بڑھاؤ
بلاؤ روحِ حاتم کو بلاؤ
یہاں ہمت دکھائی جارہی ہے

مسلماں حُبِّ دنیا کی نہ لت لا
خیالِ خام ہرگز دل میں مت لا
یہ مسجد ہے، جبیں کو اس جہت لا
مسلماں تو خدارا مجھ کو بتلا
یہ دولت کیوں کمائی جارہی ہے

مسلماں سن ذرا گوشِ صفا سے
مسلماں کام لے جود و سخا سے
مسلماں جوڑ رشتہ مصطفےٰ سے
مسلماں تیری مذہب سے، خدا سے
محبت آزمائی جا رہی ہے

تعالی اللہ یہ پُر نور مسجد
حقیقت میں ہے رشکِ حور مسجد
ہے چشمِ خاص کی منظور مسجد
سدا اطہر رہے معمور مسجد
بہت بہتر بنائی جا رہی ہے

◎

ہزاروں چیز ہیں دنیا میں لیکن ایک بہتر ہے
فلک بولا کہ میں رُتبہ میں کل دنیا سے اعلیٰ ہوں
زمیں بولی کہ میں جلوہ گری میں تجھ سے بالا ہوں
کہا سورج نے میں تنویر میں سب سے نرالا ہوں
تو بولا چاند کہ میں حُسن کے گلشن میں لالہ ہوں
ندا آئی کہ یہ بالکل غلط، مسجد منوّر ہے

کہا زہرہ نے ہے میرا ترانہ دارِ منصوری
ثریا نے کہا میری جبیں ہے محفلِ نوری
تو بولی کہکشاں میرے سوا سب کو ہے مجبوری
کہا پھر مشتری نے میں فلک پر شمعِ کا فوری
ندا آئی مسجد کا قطب تم سب سے بہتر ہے

بیاباں نے کہا وسعت ہے مری دامنِ لیلیٰ
تو گلشن نے کہا ہے صحن میرا حسن میں یکتا
کہا دریا نے ہے دامن مرا موتی کا گہوارہ
پہاڑوں نے کہا دنیا میں ہم ہیں برتر وبالا
ندا آئی نہیں جس خاک پر اللہ کا گھر ہے

ترانے کہہ رہے تھے زینتِ بزمِ سخن ہم ہیں
چمن والوں میں چرچا تھا کہ شمعِ انجمن ہم ہیں
ستاروں کا یہ دعویٰ تھا کہ نورانی چمن ہم ہیں
فلک پر شور برپا تھا کہ بس جلوہ فگن ہم ہیں
ندا آئی کہ ناداں روشنی محراب و منبر ہے

گلستاں میں کیا بلبل نے دعویٰ اپنی الفت کا
جہانِ حسن نے جلوہ دکھایا اپنی زینت کا
خیال آیا زرو اموال کو بھی اپنی قیمت کا
کیا دعویٰ شہنشاہوں کے درباروں میں شوکت کا
ندا آئی کہ مسجد کے سوا ہر چیز کمتر ہے

کبھی گھبرا نہیں سکتا مسلماں بارِ مسجد سے
سکوں ملتا ہے اس کے آبلہ کو خارِ مسجد سے
بکھرتے ہیں ترانے مغفرت کے تارِ مسجد سے
سنا ہے محفلِ عشاق نے دربارِ مسجد سے
ندا آئی کہ پُرنغماتِ دیں سے سازِ اطہر ہے

◎

چھڑ گئی مسجد تو پھر پوری کرانی چاہیے
آبِ زر سے پیاس مسجد کی بجھانی چاہیے

چند پیسے کی حقیقت کیا ہے اے مردِ سخی
وقت آجائے تو گردن بھی کٹانی چاہیے

بعد مرنے کے جو دنیا میں سدا قائم رہے
اے مسلماں وہ حیاتِ جاودانی چاہیے

پرورش پاتا رہا آغوش میں تعمیر کی
اب خدا کے گھر کو لیکن نوجوانی چاہیے

کھول دریائے سخاوت اپنے دِل کا کھول دے
آج اصحاب نبی کی یاد آنی چاہیے

بچے، بوڑھے، نوجواں، یا مرد وعورت جو بھی ہوں
آج ہر مسلم کی ہمت کو روانی چاہیے

نقشۂ مسجد میں ہم کو رنگ بھرنا ہے ابھی
محفلِ اخلاص میں رنگیں کہانی چاہیے

چھائی ہوئی دلوں پہ اک کیفیتِ بہار ہے
اللہ کے حضور میں مسلم تو چل پکار ہے

سب کو ملی ہے روشنی، اس سے جو ہے مرا نبی
صدفِ جہاں میں ایک ہی گوہرِ آبدار ہے

مسجد کا دل سے نام لے، ہوش وخرد سے کام لے
دامانِ دیں کو تھام لے ، رستہ یہ استوار ہے

طوفاں میں گو خروش ہے، لہروں میں گرچہ جوش ہے
لیکن جو تجھ کو ہوش ہے، بیڑا یہ دیں کا پار ہے

منبر و در، ستوں، مینار، اِن میں ہر اک ہے پائیدار
مری نظر میں شے یہ چار مظہرِ چار یار ہے

اللہ کے گھر کو دیکھیے محراب و در کو دیکھیے
رنگیں ہُنر کو دیکھیے کیسا حسیں منار ہے

مسجد کی چوم لے جبیں، نیکی یہ کر لے تو یہیں
آج اگر ہے کل نہیں، دولت یہ مستعار ہے

کتنے ہیں اونچے کنگرے کیسے بنے ہرے بھرے
حیرت سے دیکھتے رہے کتنا حسیں نگار ہے

اطہرؔ یہی کہا کرو لوگوں سے التجا کرو
پوری مری بنا کرو، مسجد کی یہ پکار ہے

میکدے کا در کھلا اب شور نوشا نوش ہے
حلقۂ میخوار میں ساغر بھی خود مدہوش ہے

لٹ رہا ہے آج کل جام مئے حُبِّ نبی
کچھ نہ پوچھو آج کل ساقی کو کتنا جوش ہے

گلشنِ ملت میں برپا ہوگئی رنگیں بہار
صحنِ گلشن دولت ایماں سے لالہ پوش ہے

بھر دو دامن جامع مسجد کا کہ جنت شوق سے
تم کو لینے کے لیے کھولے ہوئے آغوش ہے

ہے سوا نیزہ پہ سورج تو نہیں کچھ غم ہمیں
کالی کملی شاہِ دیں کی حشر میں سرپوش ہے

ہم کو رحمت آزماتی ہے، نئے انداز سے
دیکھنا ہے آج اطہر کس میں کتنا جوش ہے

شبابوں پہ ہے اب گلستانِ جنت
مسلمان ہوتے ہیں مہمانِ جنت

شہ دو جہاں کی شفاعت کے صدقے
ہمارے سروں پہ ہے دامانِ جنت

جو کرنی ہے نیکی تو کرلے مسلماں
کہ پورا یوں ہی ہوگا ارمانِ جنت

جو مسجد کی یارو! پکار آج سن لیں
تو کل خود پکارے گا رضوانِ جنت

دیے چار پیسے جو مسجد کو تم نے
بنے جارہے ہیں وہ سامانِ جنت

خدایا ترے پاک بندوں کے صدقے
ہو اطہر کو بھی اذن و فرمانِ جنت

حور و غلماں کی زباں پر مرحبا کا ساز ہے
جنت الفردوس کس کے واسطے اب باز ہے

کان رکھ کر جو سنا ہم نے دلِ مسلم کے پاس
اس کی ہر دھڑکن میں مسجد کی حسیں آواز ہے

کیا کہا اللہ نے، معراج میں سرکار سے
کچھ نہ پوچھو دوستو! یہ خاص ان کا راز ہے

جیب سے پیسہ نکلواتی ہے جنت کے لیے
دوستو! اللہ کی رحمت کا یہ بھی ناز ہے

چھڑ گئی تعمیرِ مسجد ایسے نازک دَور میں
خالقِ کونین کا اس میں بھی کوئی راز ہے

تھیں خطائیں لاکھ، لیکن ہم کو جنت مل گئی
رحمتِ باری تعالیٰ کا جدا انداز ہے

اک اشارے میں ہوئے جاتے ہیں ٹکڑے چاند کے
ایک انگلی میں شہِ خوباں کی یہ اعجاز ہے

کیا وہ دیں گے، سامنے خود آ ہی جائے گا ابھی
اطہرؔ ناداں! ترا بالکل غلط انداز ہے

محفلِ میخوار کا گردش میں پیمانہ رہے
دل ہمارا ساقیا! پھر کیوں نہ مستانہ رہے

مے گسارانِ حرم، سیراب ہوتے ہی نہیں
دَور میں ساقی ترا ہر وقت پیمانہ رہے

لطف جب آئے کہ ہو ابرِ سخا چھایا ہوا
اور دیں کے میکدے میں شورِ مستانہ رہے

پھر بلالی شان سے ہو اپنی مسجد میں اذاں
نغمۂ ناقوس بھی وحدت کا دیوانہ رہے

چند پیسے دے اگر تعمیرِ مسجد کے لیے
کل ترا فردوس میں لاریب کا شانہ رہے

مر گئے دارا سکندر کیا رہا؟ کچھ بھی نہیں
تو اگر دے، تا قیامت یہ خدا خانہ رہے

بال سے باریک رستے کا ہمیں خطرہ نہیں
امتی کافی، نبی کا لب سے فرمانا رہے

گرمیٔ روزِ جزا کی جب بڑھے اطہرؔ تپش
ابرِ رحمت بن کے سر پر یہ خدا خانہ رہے

پھر سخاوت کی زباں پر ہے ترانہ جود کا
سر پہ لہراتا ہے جھنڈا، اُخروی بہبود کا

اے مسلماں! یاد کر اسلاف کی تو داستاں
امتحاں ہوگا ابھی تجھ سے، ترے معبود کا

جانے کیسے عطر سے مالی نے سینچا تھا اسے
فیض ہے اب تک چمن میں بوئے لا محدود کا

تو عطا کر اپنی اس مسجد کو اتنا مال و زر
بول اٹھے، بھر گیا دامن مرے مقصود کا

ایک مسجد کے عوض توفیق جنت کی ملی
شکریہ لازم ہے سب پر خالقِ مسجود کا

ساقیِ جود و سخا یوں عام مے کا جام کر
ذوقِ میخواری ہو پورا مجمعِ موجود کا

آج نورالعین اور اطہرؔ نے مل کر ساتھ ساتھ
دس منٹ میں کام پورا کر دیا بہبود کا

باغِ جنت کی ہوائے مشک بار آنے لگی
گلشنِ اسلام میں تازہ بہار آنے لگی

آرہا ہے آج دریائے سخاوت جوش پر
موج بن کر رحمتِ پروردگار آنے لگی

"من بنیٰ" مسجد ہے فرمانِ رسولِ دو جہاں
قصرِ جنت کی جھلک اب آشکار آنے لگی

چار دیواریں ہیں یا قصرِ خلافت کی بنا
ہر منارہ سے صدائے چار یار آنے لگی

اطہرؔ نالاں، یوں ہی معمور رہ فریاد سے
شکرِ رب، تیری صدا بر روئے کار آنے لگی

◎

ہر در پہ لگاتا ہوں میں نعرۂ مستانہ
ملت کا فدائی ہوں، صورت ہے فقیرانہ

بھردے مرے دامن کو ایثار کے پھولوں سے
میں مانگنے آیا ہوں، اسلام کا نذرانہ

ہے شانِ غنا ظاہر، دریوزہ گری سے بھی
اک ہاتھ میں جھنڈا ہے، اک ہاتھ میں پیمانہ

اسلام کی الفت میں جَل بھُن کے تو روشن ہو
تو شمعۂ ملت کا لاریب ہے پروانہ

انگشت بد نداں ہو دنیا کی ہر اک طاقت
دکھلا دے ذرا بڑھ کر تو ہمتِ مردانہ

اطہر کی دعاؤں میں یا رب تو اثر دیدے
ہر آن دعا گو ہے، بن جائے خدا خانہ

◎

میں سائل ہوں در پر ترے، تو غنی ہے
میں مسکین و محتاج ہوں تو دھنی ہے

چلو حشر میں تم سوئے ظلِ رحماں
کہ محشر میں رحمت کی چادر تنی ہے

نہ گھبراؤ محشر کی گرمی سے ہرگز
وہ دیکھو کہ رحمت کی چھاؤں گھنی ہے

ملے خلد میں ہم کو انعام، چادر
وہ جو نور کے ریشموں کی بنی ہے

اگر نامِ احمد پہ جاں اپنی دیدے
تو اطہر کی عقبیٰ و دنیا بنی ہے

◎

فضا میں واہ لہراتا ہے کیسی شان کا جھنڈا
مسلمانوں کے دین و ملت و ایمان کا جھنڈا

عمرؓ کی آن کا جھنڈا، علیؓ کی بان کاجھنڈا
رسول اللہ کی ناموسِ عالی شان کاجھنڈا

جہاں میں پرچمِ اسلام اڑا ہے جس کی قوت سے
ہے بوبکرؓ و عمرؓ اور حیدرؓ و عثمانؓ کاجھنڈا

اسی جھنڈے کے سائے میں مسلمانو! اسعادت
ہے
سمجھ رکھو یہ ہے فتحِ عظیم الشان کاجھنڈا

مسلمانوں سے اطہر تم کہو پُر زور لفظوں میں
کہ رکھ لو اِس کی عزّت، ہے خدا کی شان کاجھنڈا

◎

ملّتِ احمدِ مرسل کے نگہبان بنو
مومنو! عظمتِ اسلام کے سامان بنو

ہر اشارے پہ ہوا للہ کے، گردن حاضر
یعنی اسلام کے سانچے میں مسلمان بنو

خالدی جوش ہو، حیدرؓ کی شجاعت بھی ہو
اور ایثار میں تم بوذرؓ و سلمانؓ بنو

لو سبق نصرتِ اسلام کا صدیقؓ سے تم
خرچ لِلّٰہ کرو معنیِ عثمانؓ بنو

کردو آباد مساجد کو مسلمانو !تم
صف بہ صف ہو کے کھڑے رب کے ثنا خوان بنو

اجرِ بے حد کے لیے شرط ہے قرضِ حسنہ
باغِ جنت کے لیے عاملِ قرآن بنو

حامیِ دین بنو، دین پہ شیدا ہوکر
عظمتِ دین کی اس دور میں پہچان بنو

کیا حقیقت مال کی ہے خوں بہایا کیجیے
نیک کاموں کے لیے دولت لٹایا کیجیے

کام وہ کیجے کہ جس میں ہو رضائے مصطفیٰ
ہر قدم نقشِ شریعت پر ہی رکھا کیجیے

سرخروئی کے لیے لازم ہے قربانی کریں
دردِ دل کے واسطے کچھ چوٹ کھایا کیجیے

زینتِ مسجد بڑھائیں اور لگا کر چار چاند
قلب کی تاریکیوں میں نور پیدا کیجیے

بعد مردن کام آجائیں گے صدقے آپ کے
امتحاں کے واسطے کچھ یہ بھی سودا کیجیے

عرضِ اطہر ہے یہی کہ بن کے تصویرِ عمل
پھر رخِ اسلام پر دنیا کو شیدا کیجیے

ابھی سینوں میں حبِّ سیدِ ابرارﷺ رکھتے ہیں
ابھی بازو میں زورِ حیدرِ کرّارؓ رکھتے ہیں
ابھی دنیا میں شانِ خالدِ جرّارؓ رکھتے ہیں
ابھی ہاتھوں میں ہم اسلام کی تلوار رکھتے ہیں
ابھی لشکر ہمارا بر سرِ پیکار باقی ہے
ابھی در دستِ مسلم تیغِ جوہر دار باقی ہے

ہمارے کارنامے گردشِ افلاک سے پوچھو
ہماری داستانیں کربلا کی خاک سے پوچھو
ہماری زد عدو کی دیدۂ نمناک سے پوچھو
ہماری شان تم طیبہ کی خاکِ پاک سے پوچھو
حکایت ہے ہماری بر زباں اب تک زمانے کو
جہاں کے ذرّے ذرّے سے سنو اپنے فسانے کو

کہیں باطل کے خرمن کے لیے برقِ تپاں آئے
کہیں اسپین میں ہم صورتِ طارق عیاں آئے
چراغِ بزم بن کر ظلمتوں میں ضوفشاں آئے
محمد ابن قاسم بن کے ہم ہندوستاں آئے
غرض ہر جا نظر آئے، ہواؤں میں فضاؤں میں
کبھی دریا کی موجوں میں، کبھی کالی گھٹاؤں میں

ہمیں اہلِ جہاں کو عظمتِ ایماں دکھانی ہے
ہمیں شانِ بلالؓ و بوذرؓ وسلمانؓ دکھانی ہے
ہمیں گم گشتۂ حق کو رہِ قرآں دکھانی ہے
ہمیں لیلیٰ کی صورت قیس کو عریاں دکھانی ہے
زمینوں، آسمانوں میں خدا کا نام لینا ہے
ہمیں ہر ڈوبتے بیڑے کو بڑھ کر تھام لینا ہے

روایاتِ سلف کا دہر میں پھر نام کرنا ہے
جہاں پر سایہ افگن پرچمِ اسلام کرنا ہے
ابد تک دہر میں رہنا ہے، رہ کر کام کرنا ہے
بہارِ صبحِ گیتی بن کے ہم کو شام کرنا ہے
خدائے برتر و رحمٰن پر ایمان لائے ہیں
جہاں کی رہبری کے واسطے قرآن لائے ہیں

مجاہد مسلموں کے جوشِ عالم گیر کا صدقہ
الٰہی! دے شہیدِ کربلا شبیر کا صدقہ
ترے خاصانِ در کی آہِ پر تاثیر کا صدقہ
جنیدؒ و شبلیؒ و رومیؒ وغیرہ پیر کا صدقہ
دعا اطہر کی ہے یا رب کہ ہم دل شاد ہو جائیں
ترے یہ خانماں برباد پھر آباد ہو جائیں

◎

پھر بادۂ یثرب کا گردش میں ہے پیمانہ
ہر دل نظر آتا ہے اسلام کا دیوانہ

پھر جوشِ کرم دیکھو ساقیِ "سقاھم" کا
میخانہ سے آتا ہے پیمانہ پہ پیمانہ

آنکھوں پہ سماں چھایا پھر مسجدِ نبوی کا
شاید کہ ہے پڑنے کو بنیادِ خدا خانہ

یوں نقش جما دو تم دنیا میں مساجد کا
پھر چشمِ جہاں دیکھے نہ صورتِ بت خانہ

یا رب! یہاں جلوہ ہے یہ کس کی تجلی کا ؟
اس شمع پہ شیدا ہیں سب صورتِ پروانہ

اسلام کی برکت سے، مسلم کی سخاوت سے
تکبیر سے گونج اُٹھے ہر بستی و ویرانہ

کیا ڈر ہمیں دوزخ کا، جب ہم پہ قیامت میں
سرکار دو عالم کی ہے چشمِ رحیمانہ

امید پہ آیا ہے اطہر تری چوکھٹ پر
دے دے کوئی پیمانہ اے ساقیِ مے خانہ

ہندوستانی مسجد بھیمڑی

گزر جاتی ہے جو دل پر کبھی تم نے بھی جانی ہے
کلیجہ تھام لو، اک بات تم کو بھی سنانی ہے
بہت پُر درد اے بھمڑی کے لوگو! یہ کہانی ہے
ضرورت مند اس دم "مسجد ہندوستانی" ہے
نہ کام آؤ گے گر تم تو مآلِ کار کیا ہوگا
یوں ہی گر رہ گئی مسجد ادھوری تو برا ہوگا

یہ مانا کار خانے بند ہیں، حالات ابتر ہیں
بظاہر بند ہیں روزی کے ہم پر جتنے بھی در ہیں
پہننے اوڑھنے، کھانے کے اندیشے بھی گھر گھر ہیں
مگر پھر بھی بتائیں اہلِ دل جو دیں کے یاور ہیں
صحابہ اور رسول پاک کو کتنی تھی آسانی؟
یہ آسانی میسّر تھا انھیں اک گھونٹ بھی پانی؟

خدا کے کام دشواری میں ہی انجام پاتے ہیں
خدا والے اسی اک کام میں آرام پاتے ہیں
غریب و مفلس و محتاج بھی انعام پاتے ہیں
سقاھم ربھم کے میکدے سے جام پاتے ہیں
خدا کے کام میں بازار کا غم اک بہانہ ہے
خدا کا گھر بھی بازاری غموں کا کیوں نشانہ ہے؟

مسلمانو! غلط، پُر پیچ راہوں کو بدل ڈالو
دماغ و دل بدل ڈالو، نگاہوں کو بدل ڈالو
غمِ دنیا کو اور دنیا کی آہوں کو بدل ڈالو
تم اپنی صبح گاہوں، شام گاہوں کو بدل ڈالو
احادیثِ نبی، اللہ کی آیات کو مانو
مری باتوں کو مت مانو، خدا کی بات کو مانو

(۵)

خلد مسجد بنا کے لُوٹ لیا
ہم نے نزدیک پا کے لُوٹ لیا

اپنی مسجد برائے زر آئی
کامیابی ہمارے گھر آئی
دل کی امید آج برآئی
خلد چلتے ہوئے نظر آئی
ہاتھ ہم نے بڑھا کے لُوٹ لیا

اپنی مسجد ہے بزمِ یزدانی
ہے ہر اک اینٹ غرقِ نورانی
ہے مناروں پہ ماہِ کنعانی
حسن میں وہ ہے یوسفِ ثانی
اس کو سودا بنا کے لُوٹ لیا

پہلے درپردہ بیٹھ کر اس نے
اپنا مسکن کیا جگر اس نے
کر دیا دل کو جلوہ گر اس نے
پہلے روپوش تھی مگر اس نے
رخ سے پردہ ہٹا کے لُوٹ لیا

چل تو اللہ کا حرم بنوا
کھول دے اپنے شوق کا دریا
تیرا ہر دم بھلا کرے مولا
تو نے دنیا میں دولتِ عقبیٰ
چند پیسے لٹا کے لُوٹ لیا

گلستاں میں بہار آئی ہے
بو ہوا پر سوار آئی ہے
رحمتوں کی قطار آئی ہے
خلد سے یہ پکار آئی ہے
مجھ کو مسجد بنا کے لُوٹ لیا

دردِ عصیاں کی ہے دوا مسجد
میرے دل کا ہے مدّعا مسجد
کیا بنی ہے یہ خوش نما مسجد
تو نے کیا خوب کردیا مسجد
محوِ حیرت بنا کے لُوٹ لیا

دین و ایماں ہیں مسجد و منبر
ہے یہ محبوبِ خالقِ اکبر
جام دیتا ہے ساقیِ کوثر
کوئی مجھ کو کہے نہ اے اطہر
چند نظمیں پڑھا کے لُوٹ لیا

مسلم کی زبانوں پر مسجد کا ترانہ ہے
محفل میں زلیخا کی، یوسف کا فسانہ ہے

دنیا میں مساجد کی تعمیر مسلمانو!
جنت میں مکاں اپنا لاریب بنانا ہے

پھر وقت نہ آئے گا کرنا ہو جو اب کر لے
یہ وقت ہے جنت کا، رحمت کا زمانہ ہے

ہم شمع شہِ دیں کے پروانے ہیں پروانے
سینے کی جلن کو اب کچھ اور بڑھانا ہے

کوسوں سے چمک جائے آنکھوں میں مسلماں کی
مسجد کے مناروں کو پرُنور بنانا ہے

جب آپ نے چھیڑا ہے پورا بھی اسے کیجے
مقصد مرے کہنے کا بس یاد دلانا ہے

ہوتا ہے یہیں سودا جنت کے خریدارو!
باہر نہ کہیں جانا ہے اور نہ آنا ہے

اطہر مرے نالوں میں اللہ اثر بخشے
امید کے ہونٹوں پر مسجد کا ترانہ ہے

ہر اک شے میں جلوہ گری ایک ہے
کئی راستے ہیں گلی ایک ہے
خلیفہ ہیں چار اور نبی ایک ہے
کئی چاند ہیں چاندنی ایک ہے
ہیں دل تو بہت، پر غنی ایک ہے

زمیں کے حسیں ماہ پارے ہیں فانی
فلک کے یہ سارے نظارے ہیں فانی
یہ شمس و قمر، یہ ستارے ہیں فانی
جہاں میں یہ سارے کے سارے ہیں فانی
بقا کے لیے بس وہی ایک ہے

بہت رہ نما آئے دینِ ہدیٰ کے
بہت پانی برسے خدائی گھٹا کے
ہزاروں چراغ آئے بزمِ صفا کے
خدا جانے کتنے نبی ہیں خدا کے
مگر سب سے اعلیٰ نبی ایک ہے

یہ دنیا ہے تاباں مسلماں کے دم سے
کھلا ہے گلستاں مسلماں کے دم سے
ہرا ہے بیاباں مسلماں کے دم سے
ہے روشن شبستاں مسلماں کے دم سے
ہیں جو ہر بہت جوہری ایک ہے

جہاں میں اماں کوئی پاتا نہیں ہے
جہاں سے جو جاتا ہے آتا نہیں ہے
خدا کو کبھی وہ بھلاتا نہیں ہے
مسلماں یہاں دن گنواتا نہیں ہے
کہ دنیا کی یہ زندگی ایک ہے

چلو یارو اللہ کا گھر بناؤ
پسینہ کے بدلے لہو تم بہاؤ
یہاں آؤ، عقبیٰ کی دولت کماؤ
مسلماں کو اس وقت اطہر بلاؤ
کہ نیکی کی ساعت یہی ایک ہے

مکمل مسجدِ جامع کی جب تعمیر ہوجائے
مبارک پور تیری کیوں نہ پھر تنویر ہوجائے

جو اونچا نام حق کرنا ہے تعمیرِ مساجد سے
مسلمانو! بلند اک نعرۂ تکبیر ہوجائے

اگر دنیا میں بنوائے کوئی کاشانۂ باری
تو اس کے واسطے جنت میں گھر تعمیر ہوجائے

طلب، آرامِ دنیا کی جہاں دن رات رہتی ہے
وہاں کچھ راحتِ عقبیٰ کی بھی تدبیر ہوجائے

اتارو دل میں یوں نقشہ جمالِ خانۂ حق کا
سراسر خانۂ دل، کعبہ کی تصویر ہوجائے

ذرا دل کھول کر چندہ عطا کر دیجیے جس سے
مکمل خانۂ معبود بے تاخیر ہوجائے

لٹا دے گھر کا گھر جو خانۂ معبود کی خاطر
تو بیشک اس کے حق میں خلد کی جاگیر ہوجائے